سوال

(88) سابقہ نمازوں کی قضائی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری عمر اس وقت ۲۱ سال ہے اوراب میں نے نمازپنجگانہ شروع کردی ہے لیکن اس سے قبل جس ماحول میں تھا وہاں بلاعذر نماز کاتارک تھا توکیا مجھ پر سابقہ نمازوں کی قضا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ماضی پر رونے کی بجائے آپ مستقبل کی فکر کریں ۔ بے شمار نیکیاں جو آپ سے رہ گئی ہیں 'اب وہ وقت آپ کے ہاتھ نہیں آسکتا اورنہ ہی وہ گناہ واپس ہوسکتے ہیں جو آپ نے کیئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اوررسول اللہ ﷺ نےاپنے فرمودات میں اس امر کی وضاحت فرمادی ہے کہ سچی توبہ کے بعد انسان گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے اور گویاکہ اسے نئے سرے سے اپنی زندگی کے آغاز کا موقع ہاتھ آیا ہے اور سچی توبہ تویہی ہے کہ آپ سابقہ کوتاہیوں پر شرمسار ونادم ہوجائیں اوردوبارہ ان کا اعادہ نہ ہونے پائے ۔ جہاں تک نمازوں کی قضا کا تعلق ہے اگرآپ کوان نمازوں کی صحیح تعداد یاد ہے جو آپ سے رہ گئی ہیں توپھر کوشش کیجئے کہ ساتھ ساتھ حسب استطاعت فوت شدہ نمازیں ادا کریں لیکن اگر آپ کوان نمازوں کے بارے میں کوئی علم یا اندازہ نہیں جو آپ نے ترک کی ہیں توپھر لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ... سورۃ البقرۃ ۲۸۶
اللہ کسی جان کو بھی اس کی طاقت سے بڑھ کرکسی کام کے لئے مکلف نہیں کرتا لہٰذا آپ صدق دل سے توبہ کر کے آئندہ نماز کی پابندی کریں ۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور قبول کرنے والا ہے ۔ بعض لوگوں نے قضا عمری کا جو مسئلہ بنایا ہوا ہے کہ رمضان المبارک کا آخری جمعہ پڑھ لیا جائے تو عمر بھر کی چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا ہوجاتی ہے ۔ یہ ذہنی اختراع ہے ۔ قرآن وحدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے ۔ کوئی بھی ایسا دن یا وقت نہیں جس کے بارے میں کہا جائے کہ اس دن نماز یا عبادت عمر بھر کی نماز یا عبادت کا قائم مقام بن سکتی ہے ۔ ایسی بے دلیل باتوں سے دوررہنا چاہیئے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص220

محدث فتویٰ